بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ماہنامہ جرمنی

اخبار احمدیہ

جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

نگران: مبارک احمد تنویر صاحب انچارج شعبہ تصنیف   مدیر: حامد اقبال

جلد نمبر 17 شمارہ نمبر 11 ماہ فتح 1391 ہجری شمسی بمطابق دسمبر 2012ء

قرآن کریم

اِنَّ ھٰذَا الۡقُرۡاٰنَ یَھۡدِیۡ لِلَّتِیۡ ھِیَ اَقۡوَمُ وَ یُبَشِّرُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ الَّذِیۡنَ یَعۡمَلُوۡنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَھُمۡ اَجۡرًا کَبِیۡرًا

(بنی اسرائیل: ۱۰)

ترجمہ:

یقیناً یہ قرآن اس (راہ) کی طرف ہدایت دیتا ہے جو سب سے زیادہ قائم رہنے والی ہے اور ان مومنوں کو جو نیک کام کرتے ہیں بشارت دیتا ہے کہ ان کے لئے بہت بڑا اجر (مقدر) ہے

(از حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ)

حدیث مبارکہ

خَیۡرُ کُمۡ مَنۡ تَعَلَّمَ الۡقُرۡاٰنَ وَ عَلَّمَہٗ

(بخاری - کتاب فضائل القراٰن - باب خیر کم من تعلم القراٰن)

تم میں سے بہترین وہ ہے جو خود بھی قرآن کریم سیکھتا ہے اور دوسروں کو بھی سکھاتا ہے

اقتباس حضرت مسیح موعود علیہ السلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور قرآن کریم کے نزول کی غرض

''مَیں نے کئی دفعہ اس سے پہلے بھی بیان کیا ہے اور اب بھی اس کا بیان کرنا فائدہ سے خالی نہیں ہے، اس لیے مَیں پھر کہنا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ جو انبیاءؑ کو بھیجتا ہے اور آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس نے دُنیا کی ہدایت کے واسطے بھیجا اور قرآن مجید کو نازل فرمایا تو اس کی غرض کیا تھی؟ ہر شخص جو کام کرتا ہے اس کی کوئی نہ کوئی غرض ہوتی ہے۔ ایسا خیال کرنا کہ قرآن شریف نازل کرنے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجنے سے اللہ تعالیٰ کی کوئی غرض اور مقصد نہیں ہے، کمال درجہ کی گستاخی اور بے ادبی ہے۔ کیونکہ اس میں (معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ کی طرف ایک فعلِ عبث کو منسوب کیا جائے گا؛ حالانکہ اس کی ذات پاک ہے (سبحانہٗ وتعالیٰ شانہ)

پس یادرکھو کہ کتابِ مجید کے بھیجنے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے اللہ تعالیٰ نے یہ چاہا ہے کہ تا دُنیا پر عظیم الشان رحمت کا نمونہ دکھاوے۔ جیسے فرمایا: وَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا رَحۡمَۃً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ (الانبیاء: ۱۰۸) اور ایسا ہی قرآن مجید کے بھیجنے کی غرض بتائی کہ ھُدًی لِّلۡمُتَّقِیۡنَ (البقرہ: ۳) یہ ایسی عظیم الشان اغراض ہیں کہ اُن کی نظیر نہیں پائی جاسکتی۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے چاہا ہے کہ جیسے تمام کمالاتِ متفرقہ جو انبیاءؑ میں تھے، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود میں جمع کردیئے۔ اسی طرح تمام خوبیاں اور کمالات جو متفرق کتابوں میں تھے، وہ قرآن شریف میں جمع کردیئے۔ اور ایسا ہی جس قدر کمالات تمام اُمتوں میں تھے وُہ اس اُمت میں جمع کردیئے۔ پس خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ہم ان کمالات کو پالیں اور یہ بات بھی بھولنی نہیں چاہیے کہ جیسے وہ عظیم الشان کمالات ہم کو دینا چاہتا ہے، اُسی کی موافق اس نے ہمیں قویٰ بھی عطا کیے ہیں۔ کیونکہ اگر اس کے موافق قویٰ نہ دیئے جاتے۔ تو پھر ہم ان کمالات کو کسی صورت اور حالت میں پا ہی نہیں سکتے تھے۔ اس کی مثال ایسی ہے کہ جیسے کوئی شخص ایک گروہ کی دعوت کرے، تو ضرور ہے کہ وہ اُس گروہ کی تعداد کے موافق کھانا تیار کرے اور اُسی کے موافق ایک مکان ہو۔ یہ کبھی نہیں ہوسکتا کہ دعوت تو ایک ہزار آدمی کی کرے اور اُن کے بٹھانے کے واسطے ایک چھوٹی سے کٹیا بنادے نہیں۔ بلکہ وہ اُس تعداد کا پورا لحاظ رکھے گا۔ اسی طرح پر خدا تعالیٰ کی کتاب بھی ایک دعوت اور ضیافت ہے۔ جس کے لئے کل دنیا کو بلایا گیا ہے۔ اس دعوت کے لئے خدا تعالیٰ نے جو مکان تیار کیا ہے وُہ انسانی قویٰ ہیں۔ جو اُن لوگوں کو دیئے گئے ہیں جو اس امت میں ہیں۔ قویٰ کے بغیر کوئی کام نہیں ہوسکتا۔ اب اگر بیل، کتے یا کسی اور جانور کے سامنے قرآن کی تعلیمات کو پیش کریں تو وُہ نہیں سمجھ سکتے۔ اس لیے کہ اُن میں وہ قویٰ نہیں ہیں جو قرآن کریم کی تعلیمات کو برداشت کرسکیں، لیکن اللہ تعالیٰ نے ہم کو وہ قویٰ دیئے ہیں کہ ہم اُن سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں''۔

(ملفوظات جلد اصفحہ 226-227)

حدیث و تشریح

اچھے اخلاق سے بہتر کوئی عمل نہیں

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ شَیْ ءٍ فِی الْمِیْزَانِ اَثْقَلَ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ

(ابو داؤد)

ترجمہ:

ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کہ خدا کے تول میں کوئی چیز اچھے اخلاق سے زیادہ وزن نہیں رکھتی۔

تشریح:

اعلیٰ اخلاق دین کا آدھا حصہ ہوتا ہے۔ اور اسلام نے اخلاق پر انتہائی زور دیا ہے۔ حتیٰ کہ اس حدیث میں آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ اخلاق سے بڑھ کر خدا کے ترازو میں کسی چیز کا وزن نہیں۔ اور ایک دوسری حدیث میں فرماتے ہیں کہ جو شخص بندوں کا شکرگزار نہیں بنتا وہ خدا کا بھی شکرگزار نہیں بن سکتا دراصل اعلیٰ اخلاق ہر نیکی کی بنیاد ہیں۔ حتیٰ کہ روحانیت بھی درحقیقت اخلاق ہی کا ایک ترقی یافتہ مقام ہے اسی لئے ہمارے آقا نے اخلاق کی درستی پر بہت زور دیا ہے اور اس بارے میں اتنی حدیثیں بیان ہوئی ہیں کہ شمار سے باہر ہیں۔

اس کے علاوہ اسلام نے اعلیٰ اخلاق کے اظہار کے لئے کسی حق دار کے حق کو نظر انداز نہیں کیا۔ خدا سے لے کر بندوں تک اور پھر بندوں میں بادشاہ سے لے کر ادنیٰ خادم تک ہر ایک کے بارے میں حُسن خلق کی تاکید فرمائی ہے۔ افسر ماتحت، باپ بیٹے، خاوند بیوی، بہن بھائی، ہمسایہ، اجنبی، دوست، دشمن، انسان، حیوان ہر ایک کے حقوق مقرر فرمائے ہیں۔ اور پھر ان حقوق کو بہترین صورت میں ادا کرنے کی ہدایت دی ہے۔ اور کسی چھوٹی سے چھوٹی نیکی کو بھی نظر انداز نہیں کیا۔ حتیٰ کہ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ اگر تم اپنے ملنے والوں کو مسکراتے ہوئے چہرہ سے مل کر ان کے دل کو خوش کرو تو یہ بھی تمہارا ایک نیک خلق ہوگا اور تمہیں خدا کے حضور ثواب کا مستحق بنائے گا۔ اور دوسری جگہ آپؐ فرماتے ہیں کہ رستہ چلتے ہوئے اگر کوئی کانٹے دار چیز یا پاؤں کو پھسلانے والا چھلکا یا ٹھوکر لگانے والا پتھر یا بدبو پیدا کرنے والی گندی چیز نظر آئے تو اسے رستہ سے ہٹا دو تا کہ تمہارا کوئی بھائی اس کی وجہ سے تکلیف میں مبتلا نہ ہو۔

خود آپؐ کے اپنے اخلاق فاضلہ کا یہ حال تھا کہ کبھی کسی سوالی کو رد نہیں کیا۔ کبھی کسی کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر اسے چھوڑنے میں پہل نہیں کی۔ یتیموں کے سر پر شفقت کا ہاتھ رکھا بیواؤں کی دستگیری فرمائی۔ ہمسایوں کو اپنے حسن سلوک سے گرویدہ کیا۔ چھوٹے سے چھوٹے صحابیؓ کی بیماری کا سنا تو اس کی عیادت کو تشریف لے گئے اور اس سے شفقت اور محبت کا کلام کر کے اس کی ہمت بڑھائی۔ مدینہ میں ایک غریب بوڑھی عورت رہتی تھی۔ جو ثواب کی خاطر مسجد نبوی میں جھاڑو دیا کرتی تھی۔ وہ چند دن آنحضرت ﷺ کو نظر نہیں آئی تو آپؐ نے صحابہؓ سے دریافت فرمایا کہ فلاں عورت خیریت سے تو ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ بیچاری تو مختصر سی بیماری کے بعد فوت ہوگئی۔ اور ہم نے آپؐ کی تکلیف کے خیال سے آپؐ کو اس کے جنازہ کی اطلاع نہیں دی۔ آپؐ خفا ہوئے کہ مجھے کیوں بے خبر رکھا۔ اور پھر اس کی قبر پر جا کر دعا فرمائی۔

ایک دفعہ غالباً پردہ کے احکام سے پہلے جب کہ آپؐ اپنی زوجہ محترمہ حضرت عائشہؓ کے پاس تشریف رکھتے تھے۔ ایک شخص آپؐ سے ملنے کیلئے آیا آپؐ نے اس کی اطلاع پا کر حضرت عائشہؓ سے فرمایا: یہ آدمی اچھا نہیں ہے مگر جب یہ شخص آپؐ کے پاس آیا تو آپؐ نے بڑی دلداری اور شفقت کے ساتھ اس سے گفتگو فرمائی جب وہ چلا گیا تو حضرت عائشہؓ نے آپؐ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپؐ اس شخص کو برا کہتے تھے مگر جب وہ آپؐ سے ملا تو آپؐ نے بڑی دلداری اور شفقت کے ساتھ اس سے باتیں کیں؟ آپؐ نے فرمایا۔ عائشہ: کیا میرا یہ فرض نہیں کہ لوگوں کے ساتھ اخلاق سے پیش آؤں۔ ابوسفیان اسلام لانے سے پہلے آنحضرت ﷺ کا بدترین دشمن تھا۔ مگر جب قیصر رُوما نے اس سے پوچھا کہ محمد (ﷺ) لوگوں کو کیا تعلیم دیتا ہے اور کیا اس نے کبھی تمہارے ساتھ کوئی بدعہدی یا غداری کی ہے؟ تو ابوسفیان کی زبان سے اس کے سوا کوئی الفاظ نہ نکل سکے کہ وہ بت پرستی سے روکتا ہے اور حسن اخلاق کی تعلیم دیتا ہے اور اس نے آج تک ہمارے ساتھ کوئی بدعہدی نہیں کی۔

آپؐ کے یہ اخلاق فاضلہ صرف انسانوں تک ہی محدود نہیں تھے بلکہ آپؐ نے بے زبان جانوروں تک کو بھی اپنی شفقت میں شامل فرمایا۔ چنانچہ آپؐ اپنے صحابہ کو ہمیشہ تاکید فرماتے تھے کہ فی کل کبد رطبۃ اجر" یعنی یاد رکھو کہ ہر جاندار چیز پر رحم کرنا ثواب کا موجب ہے" ایک موقعہ پر ایک اونٹ جس پر زیادہ بوجھ لادا گیا تھا۔ تکلیف سے کراہ رہا تھا آپؐ اسے دیکھ کر بے قرار ہو گئے۔ اور اس کے قریب جا کر اس کے سر پر محبت کے ساتھ ہاتھ پھیرا اور اس کے مالک سے کہا کہ یہ بے زبان جانور تمہارے ظلم کی شکایت کر رہا ہے اس پر رحم کرو تا تم پر بھی آسمان پر رحم کیا جائے

یہ وہ اخلاق ہیں جو ہمارے آقا نے ہمیں سکھائے، مگر افسوس ہے کہ آج کل بہت سے مسلمان ان اخلاق کو فراموش کر چکے ہیں

مشعلِ راہ

دلوں کو اللہ کے نور سے بھرنے کے لئے قرآن شریف سیکھنا اور پڑھنا چاہئے

حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ بیان فرماتے ہیں:۔

"دلوں کو اللہ کے نور سے بھرنے کے لئے، یہ دیکھنے کے لئے کہ کون سی باتیں ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے اور کون سی باتیں ہیں جن کے کرنے کا خدا تعالیٰ نے حکم عطا فرمایا ہے ہمیں قرآن شریف سیکھنا اور پڑھنا چاہئے۔ جن کو قرآن کریم کا ترجمہ آتا ہے وہ دوسروں کو سکھائیں۔ قرآن کریم کے درس کو روزانہ جماعتوں میں رواج دیں، چاہے چند منٹ کا ہی ہوتا کہ جو خود پڑھ اور سمجھ نہیں سکتے ان تک بھی یہ خوبصورت تعلیم وضاحت کے ساتھ پہنچ جائے۔ تلاوت قرآن کریم تو بہرحال ہر احمدی کو روزانہ ضرور کرنی چاہئے تا کہ قرآن کریم کی برکات نازل ہوں اور دل تقویٰ سے بھرتے چلے جائیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو یہ بھی فرمایا ہے اگر کوئی شخص مومن نہ بھی ہو اور صرف انصاف سے کام لے کر قرآن دیکھے نہ کہ جہالت، حسد اور بخل سے تو یہ بھی تقویٰ کی ابتدائی شکل ہے تو اگر کوئی شخص انصاف سے قرآن شریف پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو نور ہدایت دے دیتا ہے۔ تو جو ایمان لے آئے ہیں اور تقویٰ کی نظر سے قرآن کریم پڑھتے ہیں ان کے لئے کس طرح ہوسکتا ہے کہ قرآن کریم ہدایت نہ دے اور تقویٰ پر نہ چلائے۔ اگر ایک ایمان لانے والے کے دل میں قرآن کریم پڑھ کر اور سن کر نور ہدایت کا جوش پیدا نہیں ہوتا تو پھر اس کو فکر کرنی چاہئے کہ تقویٰ میں کہیں کمی رہ رہی ہے۔ یہ سوچنا چاہئے کہ ہماری بڑائیاں اور ہماری خود پسندیاں ہمیں اصل تعلیم سے دور لے جا رہی ہیں اور ہم میں تقویٰ نہیں ہے۔ کیونکہ قرآن کریم نے تو یہ کہہ دیا ہے کہ اس میں متقیوں کے لئے ہدایت ہے۔ اگر ہم قرآن کریم کے حکموں پر عمل نہیں کر رہے تو یہ ہماری غلطی ہے اور ہمارے لئے یہ فکر کی بات ہے۔"

(خطبات مسرور جلد دوم صفحہ 221-220)

قرآن کریم میں آیا ہے کہ وَقَالَ الرَّسُوْلُ یَا رَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا ھٰذَا الْقُرْآنَ مَھْجُوْرًا (الفرقان: 13) اور رسول کہے گا اے میرے رب یقیناً میری قوم نے اس قرآن کو متروک کر چھوڑا ہے۔ پس احمدیوں کو ہمیشہ فکر کرنی چاہئے کیونکہ ماحول کا بھی اثر ہو جاتا ہے۔ دنیاداری بھی غالب آ جاتی ہے۔ کوئی احمدی کبھی بھی ایسا نہ رہے جو کہ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت نہ کرتا ہو، کوئی احمدی ایسا نہ ہو جو اس کے احکام پر عمل نہ کرتا ہو۔ اللہ نہ کرے کہ کبھی کوئی احمدی اس آیت کے نیچے آ جائے کہ اس قرآن کریم کو متروک چھوڑ دیا ہے۔ پس اس کے لئے توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ جو کمیاں ہیں ہر ایک کو اپنا اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ ہمارے اندر کوئی کمی تو نہیں۔ ہم نے قرآن کریم کو چھوڑ تو نہیں دیا۔ تلاوت باقاعدگی سے ہو رہی ہے یا نہیں۔ ترجمہ پڑھنے کی کوشش ہو رہی ہے کہ نہیں۔ تفسیر سمجھنے کی کوشش ہو رہی ہے کہ نہیں۔ متروک چھوڑنے کا مطلب یہی ہے کہ اس کے حکموں پر عمل نہیں کر رہے، نہ اللہ کے حقوق ادا کر رہے ہیں نہ بندوں کے حقوق ادا کر رہے ہیں۔ ایسی صورت میں جب ہر کوئی اپنا جائزہ لے تو ہر ایک کو اپنا علم ہو جائے گا کسی کو بتانے کی ضرورت نہیں رہے گی۔"

(خطبات مسرور جلد دوم صفحہ 694-693)

"اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی تعلیم کو سمجھو اور یہ تعلیم ہمیں قرآن کریم سے ہی حاصل ہوسکتی ہے۔ اس لئے قرآن کریم کو بھی غور سے پڑھو، اس پر تدبر کرو، سوچو اور اس میں دیئے گئے احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کرو۔ کیونکہ اگر ہمیشہ کی ہدایت پانی ہے، ہمیشہ سیدھے راستے پر چلنا ہے، اللہ تعالیٰ کی عبادت کا لطف اٹھانا ہے تو پھر اس پر عمل کرنا بھی ضروری ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن کریم میں دی ہے۔"

(خطبات مسرور جلد دوم صفحہ 237)

قرآن کریم

اقتباسات حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت مصلح موعودؓ نے متعدد جگہ اپنی کتب اور خطابات میں قرآن کریم کی عظمت اور اسکی برکات کو بیان کیا چند حوالہ جات پیش ہیں:

قرآن کریم پڑھنے کا صحیح طریق

"جو لوگ محبت اور اخلاص سے قرآن مجید کو نہیں پڑھتے انہیں یہ کتاب پھیکی معلوم ہوتی ہے وہ کہتے ہیں یہ کیا ہوا کہ ابھی موسیٰؑ کا ذکر تھا پھر نوحؑ کا ذکر شروع کر دیا۔ پھر شعیبؑ کے حالات بیان ہونے لگ گئے۔ ابھی سُود کا ذکر تھا کہ ساتھ نماز کا ذکر آ گیا۔ ان کے نزدیک یہ باتیں اتنی بے جوڑ ہوتی ہیں کہ وہ ان کا آپس میں کوئی تعلق سمجھ ہی نہیں سکتے۔ مگر وہی مضمون جب کسی عالم کے پاس پہنچتا ہے تو وہ سنتا ہے اور سر دھنتا ہے۔ اگر کہو کہ پھر اس کا علاج کیا ہے؟ تو یاد رکھنا چاہئے کہ اس کا پہلا علاج تو یہ ہے کہ انسان سارے کلام کو پڑھے اور بار بار پڑھے۔ یہ نہیں کہ کوئی خاص حصہ چن لیا اور اسے پڑھنا شروع کر دیا۔ دوم جن لوگوں کا جذبۂ محبت ہر وقت کامل رہتا ہے ان کے لئے تو یہ کافی ہے کہ وہ صبح یا شام کا وقت تلاوت کے لئے مقرر کریں۔ مگر جن کا جذبۂ محبت ایسا کامل نہ ہو وہ صبح یا شام کو تلاوت کرنے کے علاوہ خصوصیت سے اس وقت بھی تلاوت کیا کریں جب ان کے دل میں محبت کے جذبات ابھر رہے ہوں چاہے دوپہر کو ابھریں یا کسی اور وقت۔ سوم قرآن کریم کو اس یقین کے ساتھ پڑھا جائے کہ اس کے اندر غیر محدود خزانہ ہے۔ جو شخص خیال کرتا ہے کہ جو کچھ علماء مجھے اس کا مطلب بتائیں گے یا جو کچھ تفسیروں میں لکھا ہوا ہے وہیں تک اس کے معارف ہیں اس کے لئے یہ کتاب بند رہتی ہے مگر جو شخص یہ یقین رکھتا ہے کہ اس میں علوم اور معارف کے غیر محدود خزانے موجود ہیں۔ اس کے لئے یہ کتاب معرفت کا ایک بحرِ بیکراں ثابت ہوتی ہے۔ جس طرح اگر تم کسی جنگل میں سے گذر رہے ہو تو تمہارے سامنے ہزاروں درخت آئیں گے مگر تم کسی کو غور سے نہیں دیکھو گے۔ لیکن اگر محکمہ جنگلات کا کوئی افسر معائنہ کرنے کے لئے جائے تو وہ بیسیوں نئی باتیں معلوم کر لیتا ہے۔ اسی طرح جو شخص اس نیت سے قرآن پڑھتا ہے کہ یہ غیر محدود خزانہ ہے اور اس کی ترتیب نہایت اعلیٰ درجہ کی ہے وہ اس سے فائدہ اٹھا لیتا ہے۔ مگر جو اس نیت سے نہیں پڑھتا وہ فائدہ اٹھانے سے محروم رہتا ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد ہفتم صفحہ 522-521)

"قرآن کریم پڑھنے بعد کے سوچنے کی عادت ڈالو۔ اور سوچنے کے بعد اس پر عمل کرو اگر تم ایسا کرو گے تو تم ایک زندہ اور فعال قوم نظر آنے لگ جاؤ گے اور دنیا تمہیں دیکھ کر حیران رہ جائے گی۔"

(تفسیر کبیر جلد ہفتم صفحہ 639)

قرآن سیکھنے اور سمجھنے کی کوشش کرو

"خوب غور سے سن لو اور خوب اچھی طرح یاد رکھو کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ قرآن کریم ایک حجت اور غلبہ ہے، ایک دو دھاری تلوار ہے، اس کا ٹھیک استعمال جہاں دشمن کی ہلاکت اور تباہی کا باعث ہوتا ہے وہاں اگر اس کو اپنا دشمن بناؤ گے تو یہ تم ہی کو کاٹے گی۔ پس تم قرآن کریم کو مانتے ہوئے اسے اپنے خلاف استعمال کرنے کے مصداق نہ بنو بلکہ اس کے سیکھنے اور سمجھنے کی کوشش کرو۔"

(علم حاصل کرو۔ انوار العلوم جلد 4 صفحہ 129)

علوم سے پُر کتاب

"قرآن خدا کی کتاب ہے اور اپنے اندر علوم رکھتا ہے۔ قرآن اس لئے نہیں کہ پڑھنے سے جنت ملے گی اور نہ پڑھنے سے دوزخ بلکہ فرمایا کہ فِیۡہِ ذِکۡرُکُمۡ۔ اس میں تمہاری روحانی ترقی اور علوم کے سامان ہیں۔ قرآن ٹونہ نہیں۔ یہ اپنے اندر حکمت اور علوم رکھتا ہے۔"

(مستورات سے خطاب۔ انوار العلوم جلد 11 صفحہ 59)

"قرآن کریم کو اس یقین کے ساتھ پڑھا جائے کہ اس کے اندر غیر محدود خزانہ ہے۔ جو شخص قرآن کریم کو اس نیت کے ساتھ پڑھتا ہے کہ جو کچھ مولوی مجھے اس کا مطلب بتائیں گے یا پہلی کتابوں میں لکھا ہوا ہے وہیں تک اس کے معارف ہیں اس کے لئے یہ کتاب بند رہتی ہے۔ مگر جو شخص یہ یقین رکھتا ہے کہ اس میں خزانے موجود ہیں وہ اس کے معارف او رعلوم کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔"

(فضائل القرآن (۶) انوار العلوم جلد 14 صفحہ 360-359)

"رسول کریم ﷺ پر وہ کتاب نازل ہوئی جس میں ہر علم پر بحث کی گئی تھی اور پھر جو بحث کی گئی تھی وہ ایسی تھی کہ اپنی ذات میں ہر لحاظ سے کامل تھی اور اس میں کسی نئے پہلو کا اضافہ نہیں کیا جا سکتا تھا۔ پس پہلی بات یہ ہے کہ رسول کریم ﷺ کو وہ کتاب ملی جو جامع ہے تمام علوم کی۔ یہ نہیں کہ وہ سیاست کے متعلق کتاب ہے یا انٹرنیشنل لاء کے متعلق کتاب ہے یا اخلاق کے متعلق کتاب ہے یا علم النفس کے متعلق کتاب ہے بلکہ ہر فن کے متعلق ہم اس میں تعلیم پاتے ہیں۔ اس میں عبادت پر بھی بحث کی گئی ہے، اس میں اقتصادیات پر بھی بحث کی گئی ہے، اس میں استاد اور شاگرد، باپ اور بیٹا، نوکر اور مالک کے حقوق پر بھی بحثیں ہیں، اس میں حکومتوں کے تعلقات اور لڑائی اور صلح وغیرہ پر بھی بحث ہے۔ غرض ایک غیر معمولی کتاب ہے جو رسول کریم ﷺ پر نازل ہوئی۔"

(تفسیر کبیر جلد نہم صفحہ 131-130)

"جس طرح خدا مجید ہے اسی طرح یہ قرآن بھی مجید ہے (البروج) اور بڑی شان اور عظمت کا کلام ہے۔ دنیا پر کوئی زمانہ ایسا نہیں آ سکتا جس میں قرآن مجید لوگوں کی راہنمائی کرنے سے قاصر ہو۔ وہ ہر زمانہ میں ایک نئی شان سے جلوہ گر ہوتا اور مخالفین اسلام کی آنکھوں کو اپنی چمک سے خیرہ کر دیتا ہے۔ وہ تورات اور ژند اوستا اور وید کی طرح ایک مردہ کتاب نہیں جو ہر زمانہ کی مشکلات کا حل پیش کرنے سے قاصر ہو بلکہ وہ ایک زندہ کتاب ہے جس سے ہر زمانہ میں زندگی کا تازہ سامان لوگوں کو میسر آ سکتا ہے اور وہ معارف اور حقائق کا ایک ایسا خزانہ ہے جو کبھی ختم ہونے میں نہیں آ سکتا۔ مگر بدقسمتی سے مسلمانوں میں جہاں اور بہت سی خرابیاں پیدا ہوئیں وہاں انہوں نے اس قرآنی حسن سے بھی اپنی آنکھیں بند کر لیں...... یہ کلام ایک مجید خدا کا نازل کردہ ہے جو خود بھی بڑی شان اور بزرگی کا حامل ہے اور جس طرح قانونِ قدرت کے خزانے کبھی ختم نہیں ہوتے اسی طرح کلامِ الٰہی کے خزانے بھی کبھی ختم نہیں ہوتے۔"

(تفسیر کبیر جلد ہفتم صفحہ 668)

"موسیٰؑ کا عصا بیشک بڑے بھاری نشانات کا حامل تھا مگر آج دنیا میں کہیں موسوی عصا کا نشان نہیں۔ وہ عصا موسیٰؑ کے ہاتھ میں رہا اور موسیٰؑ کی وفات کے ساتھ ہی اس کی نشان نمائی کا معجزہ ختم ہو گیا۔ مگر محمد رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے وہ عصا عطا فرمایا جس پر انسانوں کی موت اور زمانہ کی گردشیں کوئی اثر نہیں کر سکتیں۔ جسے دنیا کی بڑی سے بڑی حکومتیں بھی توڑنے کی طاقت نہیں رکھتیں۔ اس عصا کو نہ کوئی زمینی کیڑا کھانے کی طاقت رکھتا ہے اور نہ کوئی آسمانی صاعقہ اسے صفحۂ ہستی سے معدوم کر سکتا ہے۔ وہ عصا جو آج بھی کفر کے سر کو پاش پاش کر رہا ہے۔ اور قیامت تک شیطان کے پھیلائے ہوئے جالوں اور اس کی رسیوں کو نگلتا چلا جائے گا قرآن کریم ہے جو محمد رسول اللہ ﷺ کو عطا کیا گیا۔ اور مسلمانوں سے کہا گیا کہ جَاھِدۡھُمۡ بِہٖ جِھَادًا کَبِیۡرًا (فرقان:53) اے مسلمانو! تم قرآن کریم کو اپنے ہاتھ میں لو اور اس کے ذریعہ کفار سے جہاد کبیر کرو۔ گویا قرآن کریم ایک کتاب ہی نہیں بلکہ وہ ایک کامیاب ہتھیار بھی ہے جس سے کفر وشیطنت کی پھیلائی ہوئی ظلمتوں کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔ اور بہ کہہ کر بتایا کہ یہ قرآن بنی نوع انسان کا مقصد بھی ہے اور ایصال مقصد کا ذریعہ بھی ہے۔ یعنی روحانی دلائل و براہین کے لئے یہ کسی دوسرے کی وکالت کا محتاج نہیں بلکہ خود ہی اپنے دعاوی کے دلائل بھی دیتا ہے اور اس طرح بنی نوع انسان کے عقلی اور فکری معیار کو بھی بلند کرتا چلا جاتا ہے۔

غرض قرآن وہ عظمت و شوکت اپنے اندر رکھتا ہے کہ اس کے ذریعہ توپ و تفنگ کے بغیر بھی دنیا کو فتح کیا جا سکتا ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد ہفتم صفحہ 125)

قرآنی تعلیم سے فائدہ اٹھانے کا اصول

"انسان سارے کلام کو پڑھے اور بار بار پڑھے یہ نہیں کہ کوئی خاص حصہ چن لیا اور اسے پڑھنا شروع کر دیا۔"

(تفسیر کبیر جلد ہفتم صفحہ 521)

"اس وقت پڑھے جب اس کے دل میں محبت اور اخلاص کا جوش ہو۔ جن لوگوں کا جذبۂ محبت ہر وقت کامل رہتا ہو ان کے لئے یہ کافی ہے کہ وہ صبح یا شام کا وقت تلاوت کے لئے مقرر کر لیں مگر جن کا جذبۂ محبت ایسا کامل نہ ہو وہ اس وقت تلاوت کیا کریں جب ان کے دل میں محبت کے جذبات ابھر رہے ہوں۔ چاہے دوپہر کو ابھریں یا کسی اور وقت۔"

(تفسیر کبیر جلد ہفتم صفحہ 521)

"صرف قرآن کریم ہی وہ کتاب ہے جس کے مطالب کبھی ختم نہیں ہوتے۔ رات دن قرآن کریم کو پڑھو۔ قرآن کے حقائق کبھی ختم نہ ہوں گے۔ اس کی حکمتیں نکلتی چلی آتی ہیں اور ہر لفظ پُر حکمت معلوم ہوتا ہے۔ پرانے زمانہ کی کہانیوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ ایک تھیلی ہوتی تھی جس میں سے ہر قسم کے کھانے نکلتے آتے تھے۔ مگر یہ تو وہمی اور خیالی بات تھی۔ قرآن کریم واقع میں ایسا خزانہ ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتا۔"

(فضائل القرآن (۴) انوار العلوم جلد 12 صفحہ 423)

قرآن میں تمام انسانی ضرورتوں کا علاج ہے

"ہزاروں لاکھوں کتابیں دنیا میں تصنیف کی گئی ہیں۔ ہندوستان اور بیسیوں ملکوں میں کتب موجود ہیں۔ ہندوستان ایک غریب ملک ہے اور پنجاب ایک غریب صوبہ ہے مگر صرف اسی کے کتب خانوں میں لاکھوں کتابیں موجود ہیں اور اس سے پہلے کروڑوں کتابیں لکھی گئیں اور تباہ ہو گئیں۔ بعض کتابیں ایسی ہیں کہ ان کی سو سو جلدیں ہیں مگر ان سب

Vol. 17 Monthly Akhbar-e-Ahmadiyya Germany Issue 11
Ahmadiyya Muslim Jamaat, National Shoba Tasneef, , Genfer Str.11, 60437 Frankfurt/M, Tel:069-50688652, Email:akhbar.ahmadiyya@hotmail.com

کتابوں کے مقابلہ میں رسول کریم ﷺ کو ایک چھوٹی سی کتاب ملی جسے لوگ حفظ بھی کر لیتے ہیں مگر اس کے نور اور اس کے عرفان کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اس کا ایک ایک لفظ اپنے اندر وسیع معانی و مفہوم رکھتا ہے۔ اس کی ایک آیت کے مقابلہ میں بڑی سے بڑی کتاب ہیچ ہے۔ زبان اتنی شیریں ہے کہ بڑے سے بڑا ماہر اس کو سن کر دنگ رہ جاتا ہے۔ عرب میں سات بڑے شاعر ہوئے جن کے قصیدے سونے کے حروف سے لکھ کر خانہ کعبہ کے دروازوں پر لٹکائے گئے۔ ان میں سے ایک شاعر لبید مسلمان ہو گئے۔ حضرت عمرؓ نے ایک دفعہ انہیں بلایا اور کہا کوئی اچھا سا شعر سنائیں۔ انہوں نے الٓمّٓ ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيْهِ پڑھ کر سنانا شروع کر دیا۔ حضرت عمرؓ نے کہا آپ اچھے شاعر ہیں! انہوں نے کہا اے خلیفة الرسولؐ! کیا قرآن کے ہوتے ہوئے کسی شعر کی ضرورت باقی رہ جاتی ہے؟ اس کے مقابلہ میں تو دنیا کی ساری شاعری ختم ہو گئی۔

عرب کا ایک دہریہ شاعر تھا۔ اس نے کہا کہ تمہاری ہمیشہ مسلمانوں سے بحث ہوتی رہتی ہے تم کیوں ایسی آیت نہیں لکھ دیتے جو مسلمانوں کے قرآن کے مقابلہ میں پیش کر دیں۔ شاعر نے کہا ہم لوگ کھانے پینے کے محتاج ہیں۔ لوگوں کی تعریف کرتے ہیں۔ اگر آپ کھانے پینے کا سامان کر دیں تو پھر لکھوں۔ بادشاہ نے کہا کیا چاہئے۔ اس نے کہا ایک باغ ہو، لونڈیاں ہوں، ہر قسم کا سامان موجود ہو اور چھ مہینے کی مہلت دی جائے۔ چھ مہینے بادشاہ اس خوشی میں بیٹھا رہا کہ اب مسلمانوں کے مقابلہ کی سورة تیار ہو جائے گی۔ جب چھ مہینے گذر گئے۔ پوچھا تیار ہو گئی؟ کہنے لگا۔ نہیں۔ بادشاہ کو سخت غصہ آیا کہ لاکھوں روپیہ اس نے کھا لیا پھر کہتا ہے کہ نہیں تیار ہوئی۔ وہ کہنے لگا اے بادشاہ مَیں نے اپنی کوشش میں کمی نہیں کی۔ اس بات کا ثبوت آپ اندر جا کر دیکھ سکتے ہیں۔ بادشاہ نے دیکھا کہ کاغذوں کا ڈھیر لگا ہوا ہے۔ وہ کہنے لگا قرآن کی مثال جب مَیں لکھنے لگتا تھا تو میری قلم رک جاتی تھی مجھے تو ہر قدم پر شرمندگی اور ذلت اٹھانی پڑی ہے۔

تو قرآن اتنی اعلیٰ درجہ کی کتاب ہے کہ تمام انسانی ضرورتوں کا علاج اور ہر قسم کی ہدایات اس میں موجود ہیں۔ غرض اللہ تعالیٰ نے قرآن ایسی نعمت بنائی ہے کہ اس میں تمام انسانی ضرورتوں کا بیان ہے۔''

(مستورات سے خطاب (1943ء) انوار العلوم جلد 17 صفحہ 16-17)

کبھی نہ ختم ہونے والا خزانہ

''یہ ایک کبھی نہ ختم ہونے والا خزانہ میرے ہاتھ آ گیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ایسا سمجھایا ہے کہ مَیں غرور تو نہیں کرتا مگر خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ حالت ہے کہ میں کوئی کتاب یا کوئی تفسیر پڑھ کر مرعوب نہیں ہوتا کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو کچھ مجھے ملا ہے ان کو نہیں ملا۔ بیس بیس جلدوں کی تفسیریں ہیں مگر مَیں نے کبھی ان کو بالاستیعاب دیکھنے کی ضرورت محسوس نہیں کی اور ان کے مطالعہ میں مجھے کبھی لذت محسوس نہیں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ مجھے قرآن کریم کے چھوٹے سے لفظ میں ایسے مطالب سکھا دیتا ہے کہ مَیں سمجھتا ہوں مَیں ان کتابوں کے مطالعہ میں کیوں وقت ضائع کروں اور کبھی کوئی مسئلہ وغیرہ دیکھنے کے لئے کبھی ان کو دیکھتا ہوں تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ اس مقام سے بہت دور کھڑے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا کیا ہے اور یہ سب اس کا فضل ہے ورنہ بظاہر میں نے دنیا میں کوئی علم حاصل نہیں کیا۔''

(تقریر بجواب ایڈریس ہائے جماعتہائے احمدیہ۔ انوار العلوم جلد 15 صفحہ 432)

نصیحت آموز کتاب

''قرآن کریم ہی ایک ایسی تعلیم ہے جس کا ماننا انسان کے لئے آسان اور جس پر عمل کرنا بھی انسان کے لئے آسان ہے چنانچہ قرآن کریم خود یہ دعویٰ فرماتا ہے کہ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ (قمر) ہم نے قرآن کریم کو کیا بلحاظ دماغ کے اور کیا بلحاظ عمل کے آسان کر دیا ہے۔ پس کیا کوئی شخص ایسا ہے جو نصیحت حاصل کرے یا عمل کرے۔ اس جگہ پر لفظ ذکر استعمال کر کے دونوں معنے لے لئے گئے ہیں۔ ذکر کے معنے یاد کرنے کے بھی ہوتے ہیں اور عمل کرنے کے بھی ہوتے ہیں پس اس آیت کے معنے یہ ہیں کہ قرآن کریم کی تعلیمات کا دماغ سے گذرنا بھی انسان پر آسان رہتا ہے یعنی ان کا ماننا انسان کے لئے آسان ہوتا ہے''۔

(تفسیر کبیر جلد نہم صفحہ 314)

غیر متبدل تعلیم

''قرآن جو آج ہمارے ہاتھوں میں ہے یہ محمد ﷺ کے نفسِ مطہّر سے ہی نکل کر آیا ہے۔ خدا نے اس عظیم الشان کلام کے نزول کے لئے آپ کو چنا اور پھر آپ کے ذریعہ یہ کلام ہمارے ہاتھوں تک پہنچا۔ وہ تفصیلات جو قرآن کریم میں بیان ہوئی ہیں اور وہ غیر متبدل تعلیمات جن کو اسلام نے پیش کیا ہے خواہ وہ تزکیۂ نفوس سے تعلق رکھتی ہوں یا سیاسی اور تنظیمی تعلیمات ہوں یا اخلاقی اور اقتصادی تعلیمات ہوں بہر حال وہ سب کی سب محمد ﷺ کے سینہ سے نکل کر ہم تک پہنچی ہیں پس آپ وہ شمس تھے جن کی ضحیٰ اپنی ذات میں آپ کی صداقت کی ایک بہت بڑی دلیل تھی دنیا خواہ آپ کو مانے یا نہ مانے۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ دنیا قرآن کریم کو بند کر کے رکھ دے اور کہے کہ قرآن کریم کے مضامین بالکل خراب ہیں پھر بھی جبتک قرآن دنیا میں موجود ہے رسول کریم ﷺ کی ضحیٰ دنیا میں موجود رہے گی۔''

(تفسیر کبیر جلد نہم صفحہ 14-15)

فطرت کے مطابق تعلیم

''قرآن کریم کی ایک یہ بھی خوبی ہے کہ اس میں ہر فطرت کے مطابق تعلیم پائی جاتی ہے۔ کسی قسم کا انسان ہو جب بھی قرآنی تعلیم اس کے سامنے پیش کی جائے وہ اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ انسانی فطرت میں اللہ تعالیٰ نے کئی قسم کے مادے رکھے ہیں۔ کہیں غصے کا مادہ اس میں پایا جاتا ہے، کہیں رحم کا مادہ اس میں پایا جاتا ہے اور یہ دونوں مادے اپنی اپنی جگہ پر نہایت اہم اور ضروری ہیں۔ پس کامل کتاب وہی ہو سکتی ہے جو ہر قسم کی فطرت کو ملحوظ رکھ کر تعلیم دے۔ اگر وہ ہر فطرت کو ملحوظ نہیں رکھتی تو یہ لازمی بات ہے کہ سب انسانوں کی پیاس اس کتاب سے نہیں بجھے گی اور جس فطرت کے خلاف اس کتاب میں کوئی تعلیم پائی جائے گی وہ فطرت اس سے بغاوت کرے گی...... قرآن کریم ایسی کتاب ہے جس میں ہر فطرت کے تقاضا کو ملحوظ رکھا گیا ہے...... یہی حکمت ہے کہ جس کی بناء پر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی تعلیم کے متعلق فرمایا ہے کہ وہ کتابِ مکنون ہے۔ یعنی گو اس کی ایک کاپی ظاہری کاغذوں پر لکھی جاتی ہے لیکن اس کی ایک نقل آسمانی کاتبوں نے انسانی دماغوں پر بھی لکھ دی ہے۔ فطرت انسانی جن چیزوں کا تقاضا کرتی ہے وہ سب قرآن میں ہیں اور قرآن جن چیزوں کا حکم دیتا ہے وہ سب انسانی فطرت میں موجود ہیں گویا اس کی ایک کاپی انسانی دماغ پر لکھی ہوئی ہے اور ایک کاپی قرآن کریم کے اوراق پر لکھی ہوئی ہے۔''

(تفسیر کبیر جلد نہم صفحہ 366)

قیامت تک آنے والی نسلوں کی ہدایت کا ذریعہ

''یہ کتاب قیامت تک آنے والی تمام نسلوں کی ہدایت کا ایک یقینی اور قطعی ذریعہ ہے۔ پہلی کتابیں بے شک اپنے اپنے وقت میں ہدایت کا موجب تھیں لیکن وہ اپنے اندر عالمگیر تعلیم نہیں رکھتی تھیں۔ یعنی نہ تو تمام قوموں کے لئے تھیں نہ تمام زمانوں کے لئے تھیں۔ مگر اب دنیا ایسے مقام پر پہنچ گئی تھی کہ اس کے لئے ایک ہی نذیر کی ضرورت تھی۔ پس برکت والے خدا نے ایک بادلیل کتاب اپنے فرمانبردار اور اعلیٰ نمونہ پیش کرنے والے بندہ پر اس لئے نازل کی ہے تاکہ وہ گورے اور کالے اور مغربی اور مشرقی سب کو ہوشیار کر دے اور ہر زمانہ میں ہوشیار کرتا چلا جائے۔''

(تفسیر کبیر جلد ششم صفحہ 429-428)

خدا سے ملا دینے والی کتاب

''قرآن دوسری کتابوں کی طرح محض انسان کے دل میں خدا کا ڈر ہی پیدا نہیں کرتا بلکہ ڈر پیدا کرنے کے بعد انسان کو اور اوپر لے جاتا ہے اور خدا سے ملا دیتا ہے۔ یعنی اس کا دوست بنا دیتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم کے شروع میں بھی فرمایا ہے کہ یہ کتاب هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ہے۔ یعنی جو لوگ متقی ہوتے ہیں ان کو مزید راستہ دکھا کر خدا تعالیٰ تک پہنچا دیتی ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ مقرب لوگ صرف ڈرا نہیں کرتے بلکہ انعامات کے امیدوار بھی ہوتے ہیں اور محبت کے شعلے ان کے دلوں میں بھڑک رہے ہوتے ہیں اور یہی وہ عالی مقام ہے جس کو قرآن کریم کے سوا اور کوئی کتاب پیش نہیں کرتی۔''

(تفسیر کبیر جلد 5 صفحہ 402)

''کوئی کتاب اس کی دعویٰ دار نہیں کہ اس پر عمل کر کے انسان خدا تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے۔ لیکن قرآن کریم اس کا مدعی ہے کہ اس کی تعلیم پر عمل کر کے انسان آسمان پر پہنچ جاتا ہے۔ یعنی قرب الٰہی اسے حاصل ہو جاتا ہے۔ اور وہ آسمانی امور کو بچشم خود دیکھ لیتا ہے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن کریم کے عاملین میں سے ہمیشہ ایسے لوگ پیدا ہوتے رہے ہیں جو اس امر کے مدعی تھے کہ قرآن کریم کے ذریعہ سے انہیں روحانی صعود حاصل ہوا۔ یہاں تک کہ وہ خدا تعالیٰ تک جا پہنچے۔ اور اس کے خاص فضلوں کو انہوں نے حاصل کیا۔''

(تفسیر کبیر جلد سوم صفحہ 473)

قیامت تک رہنے والی شریعت

''قرآن کریم کا کوئی حصہ منسوخ نہیں۔ اس کا ایک ایک لفظ قابل علم ہے اور یہ قیامت تک قائم رہنے والی شریعت ہے۔ مَیں نے ایک دفعہ رؤیا میں دیکھا کہ مَیں کسی کو کہتا ہوں کہ قرآن کریم کا ہر لفظ اور ہر زبر اور ہر زیر اپنے اندر معنی رکھتی ہے اور قرآن کریم میں چھوٹے چھوٹے فرق سے اس کے معانی بدلتے جاتے ہیں۔ اور اس میں جس قدر حکمتیں ہیں کوئی کتاب ان کی مثال پیش نہیں کر سکتی۔ مگر یہ ضروری نہیں کہ ساری حکمتیں ہر شخص پر کھل جائیں۔ ہاں ہر زمانہ میں قرآن کریم کے کچھ نئے معنے کھلتے ہیں اور ان کے علاوہ کچھ زائد معنے ہوتے ہیں جو خدا تعالیٰ نے اگلوں کے لئے رکھے ہوتے ہیں اور یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہے گا یہاں تک کہ قیامت آ جائے گی۔''

(تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ 98)